سوال

انسان نے رمضان المبارک میں جو ختم قرآن پاک کیا ہے کیا اس ختم کو اپنے مرحومین کو ایصال ثواب کر سکتا ہیں؟ اس لیے کہ ختم تو ہم رمضان المبارک کے لیے کرتے ہیں؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

میت کو کسی بھی نیک عمل کا ثواب نہیں پہنچتا، صرف انہی اعمال کا ثواب پہنچتا ہے، جن کے بارے میں دلیل موجود ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے:

وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ (النجم: 39)

اور یہ کہ انسان کے لیے صرف وہی ہے جس کی اس نے کوشش کی۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ: إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ (صحیح مسلم، الوصیة: 1631).

جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں مگر تین (یعنی تین طرح کے اعمال کا ثواب اسے مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے): صدقہ جاریہ، علم جس سے فائدہ حاصل کیا جاتا رہے، نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں آپکے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ، آپکی زوجہ محترمہ خدیجہ رضی اللہ عنہا، اور آپکی تین بیٹیاں رضی اللہ عنہن فوت ہوئیں، لیکن کسی حدیث میں یہ ذکر نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے کسی کی طرف سے قرآن پڑھا ہو، یا خاص انکی طرف سے قربانی، روزہ، یا نماز پڑھی ہو، یا درود شریف پڑھ کے انہیں ثواب پہنچایا ہو، ایسے ہی صحابہ کرام کی طرف سے بھی کوئی ایسا عمل منقول نہیں ہے، اور اگر ایسا کرنا جائز ہوتا تو صحابہ کرام ہم سے پہلے یہ کام کر چکے ہوتے۔

عبادات کے معاملے میں قرآن وسنت کی نصوص کی پابندی کرنا لازمی ہے، لہذا انہی اعمال کا ثواب میت کو پہنچتا ہے جن کے بارے میں دلیل موجود ہے۔

دلیل کی رو سے جن اعمال کا ثواب اور فائدہ میت کو پہنچتا ہے وہ درج ذیل ہین:

1. اولاد یا کوئی اور شخص اس کے لیے دعا کرے۔ (صحیح مسلم: 1631)
2. کوئی شخص اس کی طرف سے صدقہ کرے۔ (صحیح بخاری: 2756)
3. اس کی طرف سے کوئی حج یا عمرہ کرے۔ (صحیح مسلم: 1149)
4. کوئی اس کا قرض ادا کر دے۔ (سنن ترمذی: 1078)

5.کوئی اس کی نذر پوری کردے۔ (صحیح بخاری: 1852)

6.اگر میت نے فرض روزے چھوڑے ہوں، جن کی قضائی اس نے نہ دی ہو، کوئی اس کی طرف سے قضائی دے دے۔ (صحیح مسلم: 1149)

7.صدقہ جاریہ: انسان اپنی زندگی میں کوئی ایسا کام کرگیا ہو جس سے لوگوں کو فائدہ پہنچتا رہے، جیسے کوئی مسجد بنوادی ہو، کسی کو قرآنِ کریم دے دیا ہو، کسی جگہ فلٹر پلانٹ لگوادیا ہو وغیرہ۔ (صحیح مسلم: 1631)

8.نفع بخش علم: انسان نے اپنی زندگی میں کسی کو اچھی تعلیم دی ہو، کوئی کتاب لکھی ہو، یا کوئی اچھی پوسٹ شیئر کی ہو، جس سے لوگ فائدہ اٹھاتے رہیں۔ (صحیح مسلم: 1631)

انسان کو چاہیے کہ وہ رمضان المبارک میں قرآن مجید کی تلاوت کثرت سے کرے اور کوشش کرے قرآن مجید مکمل کرے بلکہ ایک سے زائد مرتبہ مکمل کرنے کی کوشش کرے کیونکہ رمضان المبارک میں قرآن مجید کی تلاوت کرنا افضل ترین عمل ہے، لیکن قرآن مجید ختم کرنا واجب نہیں ہے یعنی اگر ختم نہ کرسکے تو گناہ گار نہیں ہوگا، لیکن وہ بہت عظیم اجروثواب سے محروم رہے گا۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور آپ بہت زیادہ سخاوت رمضان المبارک میں کرتے تھے جبکہ آپ سے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ملاقات کرتے تھے۔ اور وہ رمضان المبارک میں ہر رات آپ سے ملاقات کرتے اور آپ سے قرآن کریم کا دور کیا کرتے تھے۔ اور جب حضرت جبرئیلؑ آپ سے ملاقات کرتے تو آپ صدقہ وخیرات کرنے میں کھلی تیز ہوا (تیز آندھی) سے بھی زیادہ سخی ہوجاتے تھے۔ حضرت معمر نے بھی اپنی سند سے اسی طرح بیان کیا ہے، نیز حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ سے قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے۔ **(صحیح البخاري، کتاب بدء الخلق: 3220)**

سلف صالحین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر عمل کرتے ہوئے رمضان المبارک میں کم ازکم ایک مرتبہ قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں کتنے دنوں میں قرآن پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ایک مہینے میں" انہوں نے کہا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ بالآخر آپ ﷺ نے فرمایا: "سات دنوں میں پڑھو۔" انہوں نے کہا: میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:
لَا يَفْقَهُ مَنْ قَرَأَهُ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ (سنن أبي داود، کتاب قراءة القرآن وتحزيبه وترتيله: 1390) (صحیح)
"جس شخص نے تین دن سے کم میں قرآن پڑھا، اس نے اسے سمجھا ہی نہیں۔"

- مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے واضح ہوتا ہے کہ انسان کو چاہیے کہ وہ غور وفکر اور تدبر کے ساتھ، قرآن کے الفاظ کے معانی سمجھ کر، ٹھہر ٹھہر کر قرآن مجید کی تلاوت کرے۔
- بعض سلف صالحین رمضان المبارک میں عبادت کی فضیلت اور زیادہ اجر و ثواب کی وجہ سے تین دن سے کم میں بھی قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے، لیکن اس عمل کو عادت بنا لینا درست نہیں ہے، کیونکہ اصل مقصود قرآن مجید کو تدبر کے ساتھ پڑھنا ہے۔

قتادہ رحمہ اللہ سات راتوں میں قرآن ختم کیا کرتے، اور جب رمضان المبارک شروع ہوتا تو تین راتوں میں ختم کرتے، اور جب آخری عشرہ شروع ہوتا تو ہر رات قرآن مجید ختم کرتے تھے۔ (سیر اعلام النبلاء، جلد نمبر 5، ص 276)

قاسم بن حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ کہتے ہیں: میرے والد نماز باجماعت اور تلاوت قرآن کی پابندی کرتے تھے، اور ہر جمعہ قرآن مجید ختم کرتے، اور رمضان المبارک میں ہر روز قرآن مجید ختم کرتے۔ (سیر اعلام النبلاء، جلد نمبر 20، ص 562)

ربیع بن سلمان کہتے ہیں : امام شافعی رحمہ اللہ رمضان المبارک میں ساٹھ بار قرآن ختم کیا کرتے تھے ۔ (سیر اعلام النبلاء، جلد نمبر 10، ص 36)

ابراہیم نخعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ : اسود رحمہ اللہ رمضان المبارک میں ہر دو راتوں میں قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے ۔ (سیر اعلام النبلاء، جلد نمبر 4، ص 51)

والله أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

دارالافتاء محدث